سوال

(20) تیل لگے بالوں پر مسح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب عورت اپنے سر پر تیل لگائے اور اس پر مسح کرے تو کیا اس کا وضو صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کا جواب دینے سے پہلے میں یہ بیان کرنا پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں فرمایا:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُوا۟ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُوا۟ بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ ... ٦ سورة المائدة

"اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو۔"

آیت میں مذکورہ اعضاء کو دھونے اور جس عضو کا مسح کیا جاتا ہے اس پر مسح کرنے کا حکم اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جو نسی چیز بھی پانی کو ان اعضاء تک پہنچنے سے روکتی ہے اس کا ازالہ کیا جائے کیونکہ مانع اشیاء کا ان اعجاء پر موجود ہوتے ہوئے ان کا دھونا یا مسح کرنا صادق نہیں آئے گا۔ اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ جب انسان اعضائے طہارت پر تیل لگاتا ہے تو اگر وہ تیل اعضاء پر ہی جما رہے تو ایسی صورت میں اس کو اپنے اعضاء کی طہارت سے پہلے اس تیل کا ازالہ ضروری ہے کیونکہ اگر اس طرح تیل کا وجود جسم پر باقی رہے تو وہ پانی کو چمڑے تک پہنچنے سے روک دیتا ہے اور ایسی صورت میں طہارت صحیح نہیں ہوگی اور اگر تیل کا وجود جسم پر باقی نہ رہے بلکہ صرف اس کا اثر اعضائے طہارت پر باقی رہے تو اس میں چنداں حرج نہیں ہے لیکن یاد رہے کہ ایسی حالت میں انسان کے لیے یہ تاکیدی امر ہے کہ وہ ہاتھ کو اعضائے وضو پر گزارے کیونکہ عادتاً ایسا ہوتا ہے کہ تیل پانی سے جدا رہتا ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ سارے عضو طہارت پر پانی نہیں پہنچتا۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 67

محدث فتویٰ